© rasailojaraid.com

مولانا محمد اکرم مدنی
مدرس جامعہ

ترجمة القرآن

سیلاب کی تباہ کاریاں

قال الله تعالیٰ ؛ لقد كان لسبإ في مسكنهم آية جنتان عن يمين و شمال كلوا من رزق ربكم واشكروا له بلدة طيبة و رب غفور ...... هل نجازی الا الكفور (سبا؛15تا17)

ترجمہ:۔ قوم سبا کے لئے ان کے مسکن میں ایک نشانی تھی اس کے دائیں بائیں دو باغ تھے ہم نے ان سے کہا کہ اپنے رب کا رزق کھاؤ اور اس کا شکر ادا کرو یہ پاکیزہ اور صاف ستھرا شہر ہے اور رب معاف کرنے والا ہے۔ پھر انہوں نے اعراض کیا چنانچہ ہم نے ان پر زور کا سیلاب بھیج دیا۔ اور ان کے دونوں باغوں کو ایسے باغوں میں بدل دیا جن کے میوے بدمزہ تھے اور ان میں کچھ پیلو اور جھاڑ کے درخت اور تھوڑی سی بیریاں تھیں ہم نے یہ سزا ان کی ناشکری کی وجہ سے دی تھی۔ اور ہم ناشکروں کو ایسا ہی بدلہ دیتے ہیں۔

قارئین کرام! اللہ رب العزت نے انسانوں کو بیشمار نعمتوں سے نوازا ہے۔ جیسا کہ سورۃ الرحمٰن میں اللہ تعالیٰ انسانوں اور جنوں سے بار بار سوال کرتا ہے۔ فبای آلاء ربکما تکذبان تم اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے اپنی نعمتوں کے بدلے صرف یہی مطالبہ کرتا ہے کہ تم میری نعمتوں کا شکر ادا کرو! اگر شکر ادا کرو گے تو اور نعمتوں سے مالا مال کروں گا۔ اور اگر ناشکری کرو گے تو پھر میرا عذاب اور پکڑ بڑی سخت ہے۔ ناشکری قوم کا حال پڑھنا ہو اور عبرت حاصل کرنی ہو تو مذکورہ بالا آیات کی روشنی میں قوم سبا کی سیلاب سے تباہی کا حال پڑھیں۔ پڑھنے سے معلوم ہو گا کہ وہ اپنے دور کی کس قدر خوشحال قوم تھی۔ معاشی طور پر کتنی مضبوط قوم اور اپنے شہروں اور علاقوں کو محفوظ رکھنے کے لئے بند تعمیر کئے ہوئے تھے لیکن جب اس قوم نے اللہ کے احکام کی نافرمانی کی اور اعراض سے کام لیا اور ناشکرے پن کا مظاہرہ کیا تو اللہ تعالیٰ نے بند توڑ سیلاب مسلط کر کے ان کو اپنی نعمتوں سے محروم کر دیا۔ جہاں میٹھے اور لذیذ پھل تھے وہاں بدمزہ، کڑوے کسیلے اور جھاؤ کے درخت اور کچھ بیریاں

(باقی صفحہ 51)

ترجمة الحديث

ایثار و ہمدردی

عن ابن عمر رضي الله عنهما ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال. المسلم اخو المسلم لا يظلمه ولا يسلمه، من كان في حاجة اخيه كان الله في حاجته، ومن فرج من مسلم كربة فرج الله عنه بها كربة من كرب يوم القيامة ومن ستر مسلما ستره الله يوم القيامة (متفق علیہ) صحیح بخاری کتاب المظالم حدیث 2442۔ صحیح مسلم حدیث 2580

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مسلمان مسلمان کا بھائی ہے۔ نہ اس پر زیادتی کرتا ہے اور نہ اسے (بے یار و مددگار چھوڑ کر دشمن کے) سپرد کرتا ہے۔ جو اپنے (مسلمان) بھائی کی حاجت پوری کرنے میں لگا ہو اللہ تعالیٰ اس کی حاجت پوری فرماتا ہے جو کسی مسلمان سے پریشانی دور کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کی قیامت کی پریشانیوں میں سے کوئی پریشانی دور فرما دے گا۔ اور جس نے کسی مسلمان کی پردہ پوشی کی اللہ تعالیٰ قیامت والے دن اس کی پردہ پوشی فرمائے گا۔

قارئین کرام! مذکورہ حدیث سے معلوم ہوتا ہے مسلمان اپنے مصیبت زدہ بھائی کے لئے ہمدرد اور خیر خواہ ہوتا ہے۔ اس کی تکلیف کو اپنی تکلیف سمجھ کر اس کا ازالہ کرنے کی کوشش کرتا ہے جو عملاً ایسا کام کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو بہترین جزاء عطا فرماتے ہیں اس طرح فکر کے موقعہ پر مظلوم بھائی کی مدد کرتا ہے اور ظالم کا ہاتھ روکتا ہے مظلوم بھائی کو بے یار و مددگار نہیں چھوڑتا اور اسی طرح اگر مسلمان بھائی سے کوئی غلطی یا کوتاہی ہو جاتی ہے۔ تو اس کی غلطی یا کوتاہی کو معاشرے میں پھیلا کر اس کو ذلیل نہیں کرتا بلکہ اس کی اصلاح کے لئے اس کی غلطی اور گناہ پر پردہ ڈال دیتا ہے۔ اس کی جزاء یقیناً قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سے ملے گی۔

قارئین کرام! آج پاکستان میں لاکھوں مسلمان بھائی سیلاب کی تباہ کاریوں کی وجہ سے اپنے مسلمان بھائیوں کی مدد کے منتظر ہیں اور اس سلسلہ میں کئی تنظیمیں کام کر رہی ہیں ہم سب کو حسب استطاعت اپنے بھائیوں کی مدد کیلئے عملاً کوشش کرنی چاہئے۔ تاکہ مصیبت زدہ بھائیوں کی تکالیف اور پریشانیوں کا ازالہ ہو سکے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو نیکی کے کام میں حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے۔

© rasailojaraid.com